## سوال

(92)کتاب العقائد

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کتاب العقائد

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العلی الاعلی والصلوۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد فقد رایت بعض معاصرینا رسائل ردفیھا قول اھل السنۃ ان اللہ بائن من خلقہ علی العرش بذاتہ فی کل مکان بعلمہ قال انہ معنافی الارض بذاتہ کما ھو علی العرش وہذا قول مخترع بتدع مخالف لعقیدۃ اہل السنۃ والجماعۃ والباعث علیھم امران استنکاف عن اتباع السلف واعجاب بازائھم وبھماداء ان مھلکان قل من ابتلی بھما الاہلک ومنشأ غلطھم قول من قال ان معینہ تعالی فی قولہ عزوجل وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ وقربہ فی قولہ تعالی وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ووجھہ فی قولہ تعالی فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ من المتشابہات وہذاالقول وان نقل

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ سب تعریف اللہ بزرگ وبرتر کی ہے اور صلوۃ وسلام اس کے بندوں پر جن کو پسند کیا اما بعد۔ ہم نے اپنے بعض ہمعصروں کے رسائل میں دیکھا کہ انہوں نے اہل سنت کے اس قول کو (کہ اللہ مخلوق اپنی سے مجدا ہے اور عرش پر ہے ازروئے ذات اپنی کے اور ہر جگہ ہے ازروئے علم اپنے کے ) ردکیا اور اس بات کے قائل ہوئے کہ وہ ہمارے ساتھ ہے ازروئے ذات اپنی کے جیسا کہ عرش پر ہے اور یہ قول مخترع مخالف عقیدہ اہل سنت وجماعت کے ہے باعث ان کے اس قول پر دو امر ہیں، اتباع سلف سے تنگ رکھنا اور اپنی رائے کو پسند کرنا اور یہ دو فرض ہیں ہلاک کرنے والے جو شخص ان میں بتلا ہوا ہلاک اور خراب ہوا اور ان کے اس غلط قول کا باعث یہ قول ہے جو بعض نے کہا ہے ہ معیت اللہ تعالی برتر کے اس قول میں وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ اور قرب اس قول میں وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ اور وجہ اس قول میں فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ متشابہات میں سے ہیں اور یہ قول اگرچہ

عن بعض اہل العلم لکن المستدلین بہ غفلواعن مرادہم وذہلواعن مطلبھم فان مقصودہم من ذلک المتشابہ المحتمل للمعانی لا المتشابہ الذی لا یوول ولایفسر والمحمل قسم من المتشابہ عندہم کما صرح بہ الطیبی والقسطلانی والبغوی وغیرہم وحکم ہذاالنوع من المتشابہ الردالی المحکم الذی لا یحتمل الا معنی واحداوعلی ہذاعدومعیتہ وقربہ ووجہہ فی ہذا الایات من المتشابہ ثم فسرواالمعیۃ بالعلم والقرب بقرب المائکۃ اوالعلم والوجہ بالجہۃ اوالمرضاۃ وتوضیح ذلک ان لفظ مع کما یستعمل فی قرب ذات الشیَ بالشیَ کذلک یستعمل فی غیرہ کمافی قولہ عزوجل واذاخلواالی شیطینھم قالوا انا معکم

ای فی الدین والعقیدۃ وقولہ عزوجل

ان اللہ مع الصابرین ای فی العون والنصر وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بالمدینۃ اقواما اسر تم مسیرا ولا قطعتم وادیا الا کانوا معکم ای بالنصح والنیۃ

بعض اہل علم سے منقول ہے لیکن اس قول کی دلیل لانیوالے اس قائل کے مطب ومراد سے غافل وذہل رہے، ان کا مقصود اس متشابہ کہنے سے یہ ہے کہ یہ آیتیں معانی کثیرہ کی محتمل ہیں، نہ یہ کہ یہ آیتیں متشابہ ہیں ان کی تاویل وتفسیر نہ کی جائے اور محتمل ان کے نزدیک متشابہ کی ایک قسم ہے تصریح کی ہے اس کی طیبی اور قسطلانی اور بغوی وغیرہ نے اور حکم اس متشابہ محتمل المعانی کا یہ ہے کہ اس کو رد کیا جاوئے محکم کی طرف جو ایک معنی کے سوا دوسرا احتمال نہ رکھے اسی بناء پر انہوں نے معیت اور قرب اور وجہ کو ان آیتوں میں متشابہ ٹھہرا کر معیت علم اور قرب مالائکہ یا علم اور وجہ کی جہت یا خوشی کی تفسیر کی ہے توضیح یہی ہے کہ لفظ مع کا استعال جیسا قرب ذات الشیٔ بالشیٔ میں ہے غیر ذلک میں بکثرت مستعمل ہے جیسا خداوند عالم فرماتا ہے وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ یعنی جب منافق اپنے سرداروں کے پاس اکیلے جاویں کہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں یعنی دین اور عقیدہ میں اور قول اللہ تعالی کا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ یعنی اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے یعنی مددویاری میں اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بالمدینۃ اقواما اسر تم مسیرا ولا قطعتم الخ یعنی مدینے میں کئی قومیں ہیں کہ نہیں سیر کرتے تم کوئی سیر اور نہیں طے

والدعاء وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم الماہر بالقران مع السفرۃ الکرام ای فی الرتبۃ والثواب ویستعمل لمعان اخر بحسب القرینۃ والمقام وایضا ضمیر جمع المتکلم متصلا کان او منفصلا کما یستعملہ المعظلم المطاع لنفسہ کذلک یستعملہ فی من ارسلہ ویجری حکمہ کما فی قولہ تعالی إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ نَتْلُو عَلَيْكَ مِن نَّبَإِ مُوسَىٰ وَفِرْعَوْنَ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ فالانزال والاحیاء والامانۃ والقصص والتلاوۃ والقراۃ والکتابۃ وان کان فعل الملک لکن اسند الی نفسہ لانہ الامر الحاکم فکذلک فی قولہ عزوجل وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ وان کان قرب الملئکۃ الذین یکتبون الاعمال ویفسرھا الایۃ التی بعدھا. إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ مایلفظ من قول الالدیہ

کرتے تم کو جنگل مگروہ تمہارے ساتھ ہیں یعنی ساتھ خیر خواہی اور نیت اور دعا کے اور قول آنحضرتؐ کا الماہر بالقران مع السفرۃ الکرام یعنی جو شخص قرآن سے ماہر وواقف ہووہ سفرہ کرام کے سارتھ ہے یعنی رتبہ وثواب میں اور قرینہ اور مقام کے موافق دوسے معنی میں بھی مستعمل ہے اور بھی ضمیر جمع متکلم منفل ہویا منفصل بزرگ اور مطاع لوگ جیسا اپنے نفس کے واسطے استعمال کرتے ہیں اپنے قاصدوں کے واسطے بھی استعمال فرماتے ہیں جیسا اللہ تعالی وتقدس کے قول میں ہے إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ تحقیق ہم نے ارتارا ہے ذکر کو، إِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ اور تحقیق البتہ ہم زندہ کرتے ہیں اور مارتے ہیں نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ ہم بیان کرتے ہیں تیرے پاس اچھا بیان نَتْلُو عَلَيْكَ مِن نَّبَإِ مُوسَىٰ وَفِرْعَوْنَ ہم پڑھتے ہیں تیرے پاس موسی اور فرعون کی خبر سے فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ پھر جب پڑھنے لگیں ہم اس کو تو ساتھ رہ اس کے پڑھنے کے وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ ہم لکھتے ہیں جو آگے بھیج چکے اور ان کے پیچھے نشان رہے ان سب آیتوں امدال اور احیاء اور امانت اور قصص اور تلاوت اور قرات اور کتابت اگرچہ فعل فرشتوں کا ہو لیکن اللہ تعالے نے ان سب فعلوں کا استاد اپنی ذات کی طرکیا ہے اس واسطے کہ وہ حاکم اور امر ان سب کام کا ہے اس طرح اللہ تعالے کے اس قول میں ہے وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ اور ہم اس کے نزدیک ہیں۔ دھڑکتی آگ سے مراد اس سے قرب ملائکہ ہے جو اعمال لکھتے ہیں اور مفسر ہیں اس کی وہ آیت جو بعد اس کے ہے یعنی إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ رقیب عتید جب لیتے

رقیب عتید وفی قولہ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ وان کان قرب الملئکۃ الموت کما یدل علیہ سیاق الایۃ وسباقہا لکن اسندہ الی نفسہ لکونہ الامر الحاکم وبہ قال بعض اہل العلم انہ القرب بالعلم والقول الاول اصح واما قربہ مع الداعین والذاکرین فی قولہ تعالی وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ وقولہ تعالی فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ وقولہ علیہ السلام ان الذی تدعونہ اقرب الی احدکم من عنق راحلتہ وامثال ذلک فقرب خاص ذاتی فی بعض الاوقات کالنزول الی سماء الدنیا فانہ ینزل کیف یشاء ویقرب من خلقہ

جاتے ہیں وہ لینے والے راہنے بیٹھا نہیں بولتا کوئی بات مگر اس کے پاس ہے راہ دیکھتا تیار اور اسی طرح اللہ تعالے کے اس قول میں وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ اور ہم اس کے بہت نزدیک ہیں لیکن تم نہیں دیکھتے اور مراد اس سے قرب ملائکہ موت ہے جیسا کہ آیت کے آگے پیچھے ملانے سے معلوم ہوتا ہے لیکن اس قرب کی نسبت اپنی ذات کی طرف اس واسطے کی کہ وہی آمر اور حکم ہے اس اک اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ مراد اس قرب سے علم ہے اور صیح تر قول اول ہے اور قرب اللہ تعالی کا دعا کرنیوالوں اور یاد کرنے والوں کے ساتھ اللہ تعالی کے اس قول میں وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ اور جب تجھ سے پوچھیں بندے میرے مجھ کو تو میں نزدیک ہوں پہنچتا ہوں پکارنے والے کی پکار کو جب مجھ کو پکارتا ہے اور اللہ کے اس قول میں فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ ۔ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول میں ۔ ان الذی تدعونہ

اقرب الی احدکم من عنق راحلتہ۔ تحقیق جس کو تم پکارتے ہویعنے اللہ تمہارے بہت نزدیک ہے سواری کے اونٹ کی گردن سے اوران کی امثال لیں، قرب خاص ذاتی ہے بعض وقتوں میں جیسا اترنا سماء دینا کی طرف پس اللہ تعالی اترتا ہے جیسا چاہیئے اورنزدیک ہوتا ہے اپنی خلق

کیف یشاء امنا بہ کل من عند ربنا وایضا الوجہ یجیئ بمعنی مستقبل کل شئ ونفس الشئ وسید القوم والجاہ یجیئ بمعنی الجہتہ کما القاموس والمختارۃ وبہذا المعنی فسر اہل العلم فی تفاسیر ہم قولہ تعالی فَثَمَّ وَجۡہُ اللّٰہِ ای جہتہ التی امر بہا قال العلامتہ التفتازانی فی فاضحتہ الماحدین ثم ان اولئک الملاحدۃ الذین ہم اخوان ان الشیطین یخدعون الجاہلین بتمسلہم فی ذلک الضلال بقولہ تعالی وَلِلّٰہِ الۡمَشۡرِقُ وَالۡمَغۡرِبُ الایۃ بتفسیر ہم وجہ اللہ ہہنا بذات اللہ موافقا لرأیہم لا بالجہتہ التی امر بہا ورضیہا علی ما ہو الحق المبین والمطابق لقواعد الدین ولاجماع علماء المسلمین انتہی۔ ولما کانت ہذہ الایات محتملۃ للمعانی عدہا البعض من المتشابہ ثم فسرہا ہو وغیرہ من اہم السنتہ بالمعنی الذی لا ینا قض النصوص التی لا تحتمل الا معنی واحد ولوکان ہذا من المتشابہ الذی لا یفسر مافسرہ والنصوص التی لا تحتمل الا معنی واحدا قولہ عزوجل اِلَیۡہِ یَصۡعَدُ الۡکَلِمُ الطَّیِّبُ تَعۡرُجُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوۡحُ اِلَیۡہِ یُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ مِنَ السَّمَآءِ

سے جیسا چاہیئے ہم کو اس کا ایمان ہے سب ہمارے رب کے پاس ہے اور نیز وجہ کا لفظ جیسا معنی میں سامنے ہر چیز کے اور ذات چیز کے اور سرادار قوم کے اور جاہ کے مستعمل ہے ویسا جہت کے معنے میں بھی آتا ہے، جیسا قاموس اور مختارہ میں ہے اور اس معنے سے تفسیر کیا ہے اہل علم نے اپنی تفسیروں میں قول اللہ تعالی کو فَثَمَّ وَجۡہُ اللّٰہِ وہیں ہی ہے وجہ اللہ کا یعنے جہت جو اللہ نے فرمائی، علامہ تفتازانی نے فاضحتہ الملحدین میں کہا ہے کہ یہ ملحد سب جو شیطان کے بھائی ہیں فریب دیتے ہیں جاہلوں کو اپنی گمراہی میں اللہ کے اس قول سے تمسک کر کے وَلِلّٰہِ الۡمَشۡرِقُ وَالۡمَغۡرِبُ فَاَیۡنَمَا تُوَلُّوۡا فَثَمَّ وَجۡہُ اللّٰہِ یعنی وجہ اللہ کو ساتھ ذات اللہ کے تفسیر کرتے ہیں نہ ساتھ جہت کے جس کا اللہ نے حکم فرمایا اور پسند کیا جیسا کہ حق وظاہر ہے اور موافق قواعد دین کے اور اجماع علماء مسلمین کے ہے انتہی اور چونکہ یہ آیتیں کئی معنے کی محتمل تھیں لہذا بعض نے ان کو متشابہ کہا اور پھر انہوں ہی نے اور اوروں نے اہل سنت میں سے ان کی تفسیر ایسے معنے سے کی ہے جو مناقض نہیں ہے ان نصوص کے جن کے ایک ہی معنے ہیں اور یہ آیتیں اگر اس متشابہ سے ہوئیں جس کی تفسیر نہیں کی جاتی تو ان کی بھی تفسیر نہ کرتے اور نصوص جن کے ایک ہی معنے ہیں یہ ہیں اِلَیۡہِ یَصۡعَدُ الۡکَلِمُ الطَّیِّبُ اسی کی طرف چڑھتا ہے کلام ستھرا اور تَعۡرُجُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوۡحُ چڑھتے ہیں فرشتے اور روح اس کی طرف اور یُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الۡاَرۡضِ ثُمَّ یَعۡرُجُ اِلَیۡہِ تدبیر سے اتارنا ہے کام

وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث المعراج فنزلت الی موسی فقال ما فرض ربک علی امتک قلت خمسین صلوات فی کل یوم ولیلۃ قال ارجع الی ربک فسئل التخفیف فلم ازل ارجع بین ربی وبین موسی حتی قال یا محمد انہن خمس صلوات کل یوم ولیلۃ الحدیث۔

وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لما خلق الخلق کتب فی کتب عندہ فوق العرش ان رحمتی تغلب غضبی

آسمان سے زمین تک پھر چڑھتا ہے طرف اس کی اور اِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ، میں تجھ کو پھیر لوں گا اپنی طرف اور بل رفعہ اللہ الیہ بلکہ اٹھالیا اس کو اللہ نے طرف اپنی اور. ءَاَمِنۡتُمۡ مَّنۡ فِی السَّمَآءِ اَنۡ یَّخۡسِفَ بِکُمُ الۡاَرۡضَ کیا نڈر ہوئے تم اس سے جو آسمان پر ہے دھسا دے تم کو زمین میں اور فَالَّذِیۡنَ عِنۡدَ رَبِّکَ لَا یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ عَنۡ عِبَادَتِہٖ یَخَافُوۡنَ رَبَّہُمۡ مِّنۡ فَوۡقِہِمۡ، جو لوگ پاس ہیں تیرے رب کے بڑائی نہیں کرتے اس کی بندگی سے ڈر رکھتے ہیں اپنے رب کا اوپر سے اور وَقَالَ فِرۡعَوۡنُ یٰہَامٰنُ ابۡنِ لِیۡ صَرۡحًا لَّعَلِّیۡۤ اَبۡلُغُ الۡاَسۡبَابَ اَسۡبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰۤی اِلٰہِ مُوۡسٰی وَاِنِّیۡ لَاَظُنُّہٗ کَاذِبًا، اور بولا فرعون کے اے ہامان بنا میرے واسطے ایک محل شاید میں پہنچوں رستوں میں رستوں میں آسمان کے پھر جھاں کے دیکھوں موسی کے معبود کو اور میری اٹکل میں تو وہ جھوٹا ہے اور اَلرَّحۡمٰنُ عَلَی الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰی وہ بڑی مہر والا ہے تخت کے اوپر قائم ہوا اور قول آنحضرت کا حدیث معراج میں کہ پھر میں اترا موسی کی طرف تو کہا کیا فرض کیا ہے تیرے رب نے تیری امت پر میں نے کہا پچاس نمازیں ہر رات دن میں کہا پھر جا اپنے رب کی طرف اور تخفیف چاہا سو میں اپنے رب اور موسی کے درمیان آتا جاتا رہا یہاں تک کہ جب پانچ رہیں تو اللہ نے فرمایا کہ اے محمد یہ سب پانچ نمازیں ہیں رات دن میں یعنی اس سے کم نہ ہوں گی الخ قول : آنحضرت ﷺ کا جب اللہ تعالی نے مخلوق کو پیدا کیا تو ایک کتاب میں جو عرش پر اس کے پاس ہے یہ لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے

وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع الیہ عمل اللیل قبل عمل النہار عمل النہار قبل عمل اللیل، وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم یعرج الذین باتوا فیکم فیسالہم ربہم کیف ترکتم عبادی، وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تامنونی وانا امین من فی السماء وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لجاریۃ معاویۃ بن الحکم وجاریۃ محمد بن الشرید وجاریۃ عکاشتہ وجاریۃ حاطب وجاریۃ رجل اخر این اللہ قلن فی السماء قال من انا قلن انت رسول اللہ قال لکل واحد منہم اعتقہا انہا مومنتہ وکل ہذا وقائع مختلفۃ فی مجالس شتی وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل ربنا کل لیلۃ الی السماء الدنیا۔ وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من رجل

یدعواامرأته الی فراشک فتأبی علیہ الاکان الذی فی السماء ماخطاعلیہا- وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث الاوعال بین اظلافہم ورکبہم مثل ما بین سماء الی سماء وفوق ظہورہم العرش اسفلہ واعلاہ مثل ما بین سماء الی سماء ثم اللہ فوق ذلک-

اورقول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کاکہ اٹھالیا جاتا ہے اللہ کی طرف رات کا کام دن کے کام سے پہلے اوردن کا کام رات کے کام سے پہلے اورقول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کاکہ پھر چڑھتے ہیں وہ فرشتے جورات کو تم میں رہے تھے توان سے رب ان کا پوچھتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کوکس حال میں چھوڑاالخ اورقول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کاکیا تم مجھ کو امین نہیں جانتے حالانکہ مجھ کوامین جانتا ہے وہ جوآسمان پر ہے یعنی اللہ اورقول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کامعاویہ بن حکم اور محمد بن بشریر اورعکاشہ اورحاطب اورایک شخص اورکی لونڈیوں سے کہ اللہ کہاں ہے سب نے کہاکہ آسمان پر فرمایاکہ میں کون ہوں سب نے کہاکہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں توان کے ہرایک مالک کوکہاکہ اس کوآزاد کردے وہ مسلمان ہے اوریہ پوچھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کامختلف واقعات اورمتفرق مجلسوں میں تھا اورقول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کاکہ ہمارا پروردگار ہررات آسمان دنیا کی طرف اترتا ہے اورقول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کاجوآدمی اپنی عورت کواپنے بستر پر بلاوے اوروہ انکارکرے توعورت پر غصہ ہوتا ہے وہ جوآسمان پر ہے یعنی اللہ اورقول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کااوعال یعنی حاملان عرش جوبزکوہی کی شکل میں ہیں ان کے کہرون اورزانوؤں کے درمیان اسقدرمسافت ہے جیسا ایک آسمان تک سے دوسرے آسمان تک اوران کی پیٹھ پے عرش ہے اس کانیچااوراوپر یعنی مٹادجیسا آسمان سے آسمان تک پھر اللہ اوپر اس کے ہے۔

وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم فی دعاء المریض ربنا الذی فی السماء وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم فی روح المومن حین تقول لہا الملئکۃ اخرجی حمیدۃ والبشری بروح وریحان ورب غیر غضبان فلایزال یقال لہا ذلک حتی ینتہی بہا الی السماء التی فیہ مااللہ وامثال ذلک ممالایمکن ان یحصرفی ہذہ الومیقات وکل ماذکرنا من الاحادیث موجودفی الصحاح وغیرہا

صححہ ئمۃ الحدیث وماذکرنالک من تفسیر الایات التی استدلوابہا ہوقول السلف اہل السنۃ وخلفہم فہذہ تفاسیر اہل السنۃ من لدن صحابۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی یومناہذا کلہم متفقون بلسان واحد معیتہ تعالی فی قولہ عزوجل وَہُوَ مَعَکُمۡ اَیۡنَ مَا کُنۡتُمۡ معیۃ علمیۃ وقربہ فی قولہ تعالی وَنَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَیۡہِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِیۡدِ وَنَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَیۡہِ مِنۡکُمۡ وَلٰکِنۡ لَّا تُبۡصِرُوۡنَ قرب ملئکتیہ اوقرب علمی الا الشواذ النادرۃ من المتاخرین کالملاجنیون الہندی وامثالہ وبعض الصوفیۃ ممن لایعبأ ولایحتج بہم فی مقابلۃ السلف قال العلامۃ التفتازانی فی فاضحتہ

اورقول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کامریض کی دعا میں کہ پروردگار ہمارا اللہ ہے جوآسمان پر ہے اورقول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کاروح مومن کے بیان میں جب فرشتے اسے کہتے ہیں کہ نکل تواچھی ہے اورخوشخبری ہوتجھ کوساتھ راحت اوررزق کے اورپروردگارغیرناراض کے پس ہمیشہ یہی کہا جاتا ہے اس کویہاں تک کہ پہنچایا جاتا ہے اس آسمان تک کہ جس پر اللہ ہے اورامثال ان کے اس قدرکہ حصران کا ان چندورقوں میں نہیں ہوسکتا اورجتنی حدیثیں کہ ہم نے ذکرکیں سب صحاح میں اورغیران کے میں موجود ہیں اورائمہ حدیث نے ان کی تصیح کی ہے اورجن آیتوں کووہ دلیل لاتے ہیں ان کی تفسیر موافق سلف وخلف واہل سنت کے وہی ہے جوہم نے ذکرکی لیجئیے یہ تفسیریں ہیں اہل سنت کی زمانہ اصحاب نبی ﷺ سے آج تک کی سب متفق ہیں ایک زبان سے کہ معیت اللہ تعالی کی وَہُوَ مَعَکُمۡ اَیۡنَ مَا کُنۡتُمۡ میں معیت علمی ہے اورقرب اللہ تعالی کا وَنَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَیۡہِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِیۡدِ وَنَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَیۡہِ مِنۡکُمۡ وَلٰکِنۡ لَّا تُبۡصِرُوۡنَ، ان دونوں آیتوں میں قرب ملائکہ ہے یاقرب علمی مگرشاذونادرمتاخرین جیسے ملاجیون ہندی اورمثل اس کے اوربعض صوفی جن کا اعتبار نہیں اورنہ سلف کے مقابلہ میں ان کا قول حجت ہوسکتا ہے، علامہ تفتازانی فاضحتہ

الملحدین المرادبالعیۃ ہہنا علی مااجمع علیہ المفسرون المعیۃ بالعلم لانفس الذات ولاتجدعن احد من السلف- قال ان اللہ معنا بذاتہ فی الارض کما ہو علی العرش بل نقل کثیر من حفاظ المحدثین کالحافظ ابی عمرا لطلمکینی وابن عبدالبر وابن بطہ والحافظ ابی بکرالاجری وغیرہم من المحدثین اجماع اہل السنۃ ان معنی قولہ وہو معکم علمہ کماسنذکراقاویلہم عنقریب، ومما استدلوابہ ایضا قولہ تعالی وَہُوَ اللّٰہُ فِی السَّمٰوٰتِ وَفِی الۡاَرۡضِ یَعۡلَمُ سِرَّکُمۡ وَجَہۡرَکُمۡ وہذہ ایضا محتملۃ للمعانی قال محمد بن جریر الطبری وغیرہ ماحاصلہ الوقف علی فِی السَّمَاوَاتِ وَفِی الۡاَرۡضِ یَعۡلَمُ سِرَّکُمۡ وَجَہۡرَکُمۡ جملۃ علیحدۃ قال الدجاج فیہ تقدیم وتاخیرہ تقدیرہ وَہُوَ اللّٰہُ یَعۡلَمُ سِرَّکُمۡ وَجَہۡرَکُمۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَفِی الۡاَرۡضِ وقال بعض المفسرین عامل الظرف محذوف وہو المدبرای وہواللہ المدبر فِی السَّمٰوٰتِ وَفِی الۡاَرۡضِ وقالالجمہور قولہ فِی السَّمٰوٰتِ وَفِی الۡاَرۡضِ متعلق بالخبر من حیث

الملحدین میں فرماتے ہیں کہ موافق اجماع مفسرین کے یہاں معیت سے معیت بالعلم مراد ہے نہ معیت بالذات اورسلف سے کسی کونہ پاوے گا، کہ اس نے کہا ہوکہ اللہ ہمارے ساتھ ہے اپنی ذات سے زمین میں جیسا وہ عرش پر ہے بلکہ بہت حفاظ محدثین مانند حافظ ابوبکر طلمکینی اورابن عبدالبر اورابن بطہ اورحافظ ابوبکر آجری وغیرہ محدثین نے اہل سنت کا

اجماع نقل کیا ہے کہ معنے وہو معکم کے علمہ ہیں یعنے معیت علمی ہے جیسا کہ ان سب کی تقریریں عنقریب ذکر ہوں گی اور وہ لوگ یعنی بعض متاخرین اس آیت سے بھی دلیل لاتے ہیں وَهُوَاللَّهُ فِي السَّمَوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ اوریہ آیت بھی کئی معنے کے محتمل ہے محمد بن جریر طبری وغیرہ نے کہا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ سموات پر وقف ہے اور وَفِي الْأَرْضِ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ جملہ علیحدہ ہے زجاج نے کہا اس میں تقدیم اورتاخیر ہے اصل یوں تھا وَهُوَاللَّهُ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ فِي السَّمَوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ اور بعض مفسرین نے کہا ہے کہ عامل ظرف کا محذوف ہے کہ وہ مدبر ہے یعنی وہ اللہ مدبر ہے آسمان میں اورزمین میں اور جمہور نے کہا کہ فِي السَّمَوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ متعلق ہے ساتھ خبر کے کہ وہ لفظ

ملاحظة الوصف الذی تضمنه وہو کونه معبودا وہو الاولی لان العلم یعمل فی الظرف لما تضمنه من المعنیٰ قال الرازی وکلمة ہوانما تذکرہہنا لافادة الحصر وہذہ الفائدة تحصیل اذا جعلنا لفظ اللہ اسما مشتقا فاما لوجعلناہ اسم علم شخص قائم مقام التعین لم یصح ادخال ہذہ اللفظة علیه ، واذا جعلنا قولنا اللہ لفظا مفیدا صار معناہ وہوالمعبود فی السمآء وفی الارض انتہی وفیہا وجوہ اخر ذکرہا المفسرون لکن ما رایت قول احد من سلف اہل السنة و خلفهم یوافق قول شواذ اہل عصرنا فی ہذہ الایة واستدلوا ایضا بقوله صلی اللہ علیه وسلم لوانکم دلیتم بحبل الی الارض السفلی لهبط علی اللہ قلت ہذا الحدیث لم یبلغ درجة الصحیح کما قال الترمذی ہذا حدیث غریب من ہذا الوجه ویروی من ایوب ویونس بن عمید وعلی بن زید قالوا لم یسمع الحسن من ابی ہریرة فکیف الاعتقاد علی ظاہرہا فی الاعتقاد خصوصا اذ کان ظاہرہ

مبارک اللہ ہے باعتبار ملاحظہ کرنے اس وصف کے جس کو خبر شامل ہے یعنی اس کا معبود ہونا اور یہی تقریر بہتر ہے اس لئے کہ علم ظرف میں عمل کرتا ہے کیونکہ وہ معنے کو شامل ہے امام رازی نے کہا کہ لفظ ھو کا یہاں اس واسطے ذکر کیا گیا کہ ہر کا فائدہ دے اور یہ فائدہ جب حاصل ہو گا کہ لفظ اللہ کو اسم مشتق بناویں معبود کے معنے میں لیں اور اگر اس کو اسم علم شخصی قائم مقام تعین کے ٹھہراویں تو اس پر لفظ ھو کا داخل کرنا، صیح نہ ہو گا اور جب لفظ کا مفید معنے ٹھہراویں تو معنے اس آیت کے یہ ہوں گے کہ وہو المعبود فی السمآء وفی الارض انتہی اور اس میں وجہین اور بھی ہیں جو مفسرین نے ذکر کی ہیں لیکن ہم نے کسی سلف اور خلف اہل سنت کا قول نہیں دیکھا جو اس آیت میں ہمارے شواذ معاصرین کے قول کے موافق ہو اور اس حدیث کو بھی دلیل لاتے ہیں کل آنحضرتؐ نے فرمایا اگر تم سب سے نیچے کی زمین تک رسی کو پھینکو تو اللہ پر گرے گی میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث درجہ صیح کو نہیں پہنچتی جیسا کہ ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اس وجہ سے اور مروی ہے ایوب اور یونس بن عبید اور علی بن زید سے انہوں نے کہا کہ حسن ابوہریرہؓ سے نہیں سنا پس اعتقادیات میں اس حدیث کے ظاہر پر کیونکہ اعتقاد کیا جاوے ، خصوصا جب ظاہر اسکو

مخالفا للایات القرانیة والاحادیث الصحیحة مع ان ہذا الحدیث رواہ الترمذی وقال قراءہ رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الایة تدل علی انه اراد الهبط علی علم اللہ وقدرته وسلطانه وعلم اللہ وقدرته وسلطانه فی کل مکان وہو علی العرش کما وصف نفسه فی کتابه نقله عنه صاحب المشکوة وکذا ثناء اللہ فی المظہری عن الترمذی ولو طالعت رسائل معاصرین الذین ابتدعوا ہذہ المقالة ما وجدت فیہا عن احد من السلف قال فی ہذہ الایات ما قال ہذہ المخترعون مع انہم سودوا اوراقا کثیرة- وجہدوا فی اثبات ما ادعوا جہدا بلیغا واطنبوا اطنابا کثیرا بما لامزید علیه لکن ما اتوا بشئ یروی غلیلا او یشفی علیلا بل کلہا ارائہم العلیلة وافکارہم السقیمة التی لا تسمن ولا تغنی من جوع کیف لا وحسن نبات الارض من کرم البذر وارد ت ان ابین للاخوة فی الدین مذہب اہل السنة والجماعة ناقلا عن ائمة الحدیث والفقه کیلا تعرہم رسائل والقوم ومزخرفاتہم -

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

**جلد 10 ص 257-267**

محدث فتویٰ